عالمی طاقتوں کا مؤثر ہتھیار

ترجمہ: [illegible]

دہشت گردی کی آج تک کوئی متفق علیہ تعریف نہیں ہو پائی کیونکہ ہر کوئی اپنے اپنے اغراض و مقاصد اور مصالح کے پیش نظر تعریف کا خواہاں ہے جبکہ کچھ لوگ اس کی جامع مانع تعریف میں اس لیے رکاوٹ ہیں کہ ان کے مقاصد و مطالب اس کی زد میں آجائیں گے۔

علاقائی طور پر اس کی متفق علیہ تعریف کرنے کی کوشش ہوئی ہے جس میں وقتاً فوقتاً حالات کے تقاضا مطابق تبدیلی کرتے رہتے ہیں۔ یہاں اور وہاں دہشت گردی کی تعریف میں آڑے امور میں سے بسا اوقات ''شدت پسندی برائے آزادی وطن'' غاصب قوتوں کا راہ روکنا بھی ضرورت بن کر سامنے آتا ہے۔

ایسے ہی دہشت گردی کی مختلف صورتیں بھی اس کی ایک طے شدہ تعریف میں رکاوٹ ہیں مثلاً کہیں دہشت گردی سیاسی ہے کہیں اقتصادی ہے اور کہیں ثقافتی اور معاشرتی ہے۔ سیاسی دہشت گردی کی وضاحت میں کہا جا سکتا ہے کہ کسی فرد، گروہ یا ملک کا اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے شدت کا رستہ اختیار کرنا۔ اور جو قانون وان بین الاقوامی امن کے مقاصد کے لیے دستاویز تیار کریں ان پر ناحق دباؤ ڈالنا یا بسا اوقات زخمی یا قتل کر کے بھی اس سے روکنے کی کوشش کرنا۔

ایسے ہی اقتصادی دہشت گردی میں کہا جا سکتا ہے کہ کسی فرد یا گروہ یا اپنے مالی مفادات کے حصول کیلئے شدت سے کام لینا اور بین الاقوامی اقتصادی قوانین کے مرتبین پر ناجائز دباؤ ڈالنا اور ناجائز طرق سے ان کو اقتصادی طور پر پریشان کرنا۔

ثقافتی و فکری دہشت گردی

انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے ثقافتی و فکری مقاصد کے حصول کیلئے انصاف پسند اہل فکر کو پریشانی میں

ڈالنا اور غیر درست ذرائع سے ان کو حق بات سے روکنے کی کوشش کرنا۔

دہشت گردی سیاسی و معاشرتی فکری یا کوئی اور صورت بہر حال وہ دہشت گردی ہے۔اور اس کا ہونا بنی نوع انسان کیلئے پریشان کن ہے۔

اور اس کا سد باب ایک ضرورت اور مطلوب و مقصود چیز ہے ایسے ہی اس کا مرتکب فرد ہو گروہ، ہو کوئی تنظیم ہو یا ملک اسے قابو کرنا ہی امن کا ضامن ہے۔

کچھ ممالک ان کی بنیادی پالیسی ہی دہشت گردی ہوتی ہے اور یہ بدترین دہشت گردی کی صورت ہوتی ہے اور اس کی جڑیں بڑی مضبوط اور نقصان دور رس ہوتا ہے۔اس کی کئی ایک مثالیں ہیں لیکن ایک واضح حتمی صورت ''اسرائیل سٹیٹ'' ہے۔جس نے فلسطینی قوم کے خلاف دہشت گردی کی ہر صورت اپنائی ہے اور نہتے فلسطینی میزائل کے مقابل غلیل استعمال کرتے بھی شدت پسند کہلاتے ہیں۔ سیاسی دہشت گردی تب کہیں گے جب اس میں نوبت زخمی کرنے، غائب کرنے یا قتل تک پہنچ جائے یا مخالف کے دفاتر و مملوکات کو عملا و فعلا نقصان پہنچایا جائے اس کیلئے ناجائز ذرائع اختیار کر کے دیگر متعلقین کو بھی خوف و ہراس میں رکھا جائے۔

جائز ذرائع اور دہشت گردی

جب مقاصد کے حصول کیلئے غیر درست وسائل اختیار کریں گے تو دہشت گردی ہوگی۔لیکن درست ذرائع سے سیاسی مقاصد کا حصول دہشت گردی نہیں ہوگی بلکہ کبھی تو مقاصد کے حصول میں تعاون یا کم از کم اخلاقی تائید ضروری قرار پاتی ہے۔اور اس فعل و کردار کو ''جد و جہد'' ''سیاسی حقوق'' کا نام دیں گے بلکہ کچھ لوگوں کا تو اصرار ہے کہ ایسی تحریکوں کیلئے شدت و سختی کے تمام وسائل اختیار کرنا صحیح قرار پاتا ہے۔کیونکہ مقاصد عالیہ کا حصول مقصود ہوتا ہے اور مقاصد عالیہ اور حقوق کیلئے ہر ناجائز جائز قرار پاتا ہے۔

لیکن جب بلند مقاصد کے حصول کی راہ میں شریک بری الذمہ لوگ بھی پس رہے ہوں اسے غیر درست ہی کہا جائے گا۔

حقوق کے حصول میں مجرم اور بری انسانوں کو نشانہ بنانا دہشت گردی ہی کہلائے

گا۔ لہذا جائز حقوق کے حصول کیلئے بھی جائز طرق ہی استعمال کرنا ہوں گے۔

[illegible]

اقوام عالم ملکی اراضی سلب کرنے والوں کے خلاف قوت کے استعمال کرنے کو درست قرار دینے پر متفق نظر آتی ہیں استعمار کو جیسے کیسے بھی روکنا اپنے حقوق کی حفاظت قرار پاتا ہے۔

انسانی حقوق کے دساتیر ہوں یا اقوام متحدہ کا منشور کوئی بھی اسے ناجائز نہیں کہتا۔ قانون دانوں، مفکرین اور سیاسی لیڈروں میں کوئی ایسا نہیں جو ملکی حدود کی پامالی کو بدترین دہشت گردی نہ قرار دیتا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نقشہ عالم پر مختلف ناموں سے موجود شدت پسند تحریکیں اسی ماں نے جنم دی ہیں جن میں سے بعض کو دہشت گرد تحریک بھی قرار دیا گیا۔

اس کے پیش نظر "سیاسی دہشت گردی" کی جامع تعریف ضروری ہے۔

"کسی فرد، گروہ یا حکومت کا بعض سیاسی اہداف، اجنبی طاقتوں یا استعمار اور تحریک آزادی کے علاوہ کیلئے بین الاقوامی اداروں کو مرعوب کرنا ان پر دباؤ ڈالنا ان اداروں سے متعلق اشخاص کو زخمی، اغواء یا قتل کرنا ان کی مملوکات کو نقصان پہنچانا۔

لیکن جو لوگ اپنے ملک کی ازادی کیلئے جنگ آزما ہیں ان کو اس سے باز رکھنے کیلئے حقیقی دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والوں کے نزدیک یہ تعریف کب قبول ہوگی۔

حقیقت یہی ہے کہ ظلم و تعدی کو روکنا، ملکی سالمیت کیلئے ہتھیار بند ہونا، استعماری قوتوں کو غاصبانہ قبضہ سے باز رکھنا دہشت گردی نہیں بلکہ دہشت گردی کا راستہ روکنا ہے جس کا ہر قوم کو حق ہے جس کو ہر فورم، دستور درست قرار دیتا ہے۔ ایسی تحریکوں کو صرف دہشت گرد ہی دہشت گردی کہہ سکتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسی دہشت گردی کا مقابلہ تشدد سے کرنا درست ہے یعنی اگر غاصبانہ قبضہ اور ظلم و تعدی دہشت گردی سے تو کیا اس سیاسی دہشت کا جواب ایسی ہی صورت دینا صحیح ہے؟

اکثر مغربی اور دیگر مفکرین اسے درست خیال کرتے ہیں بشرطیکہ واقعی کسی قوم، ملک

کے خلاف دہشت گردی واقع ہوئی ہو۔اس پر تشدد جواب کا غیر مجرم بری الذمہ لوگ شکار نہ ہوں بلکہ تشدد کا نشانہ صرف اس کے ذمہ دار ہی بنیں۔بعض تیسری شرط بھی لگاتے ہیں کہ یہ تب درست ہے جب اس غصب وتعدی کا کوئی پرامن حل موثر نہ رہا ہو۔

ایسی حالت میں سیاسی تشدد مقدس تحریک کہلائے گی ایسی صورت بھی پر تشدد جواب دینے والے اپنے مقاصد عالیہ کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یہ تحریک ادھر ادھر نہ بھٹکنے پائے اب ہم درست انقلابی تحریک کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

کسی ایک فرد یا تنظیم کا استعمار غاصبانہ قبضہ سیاسی دہشت گردی کا پر تشدد جواب جس میں اس ظلم کے براہ راست ذمہ داران کو ڈرانا دھمکانا دباؤ ڈالنا اور ضرر پہنچانا مقصود ہو بایں ہمہ جو اس غصب وظلم اور تعدی میں بالفعل بلا واسطہ شامل نہیں ہیں ان کو اس تشدد میں ملوث نہ کیا جانا اور یہ راہ تب اپنانا جب کسی بھی پرامن ذریعہ سے غصب وقبضہ اور ظلم وعدوان نہ رک رہا ہو۔

آزادی کی تحریکوں کو دہشت گردی سے الگ جاننا ضروری ہے تا کہ دونوں ملتے جلتے پرتشدد راہوں میں فرق ہو سکے۔

عموما پرتشدد تحریکوں پر لکھنے والے عملا یا سہوا یہ فرق روا نہیں رکھتے اور اس طرح حق و باطل خلط ملط کر دیتے ہیں۔

قابل قدر اہل قلم وصاحب دانش وفکر کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تحریک آزادی وطن ''یعنی اپنے ملک و وطن اور بنیادی انسانی حقوق کی بازیابی کو ناجائز قرار دے۔آزادی کی تحریکیں بلا اختلاف حصول حقوق کا راستہ ہے ہاں اس کیلئے تشدد اور مسلح جدوجہد تب درست ہے جب اس کا نشانہ بے گناہ نہ بنیں اور تشدد کی راہ تب اختیار رہوئی ہو جب دیگر پرامن راہیں حصول حق کیلئے مسدود ہو جائیں۔

جب حصول حقوق کیلئے جملہ شروط پائی جا رہی ہوں تو دنیا کے ہر شریف النسل انسان کا ایسی تحریک کی حمایت کرنا ضروری قرار پاتا ہے۔بلکہ ساتھ دینا بنتا ہے۔شرفاء ایسی تحریکوں کے

کندھے سے کندھا ملانا اور ہر قسم کی اخلاقی و مادی معاونت کرنا مستحسن اقدام سمجھتے ہیں ایسی تحریکوں کو تائید نہ دینا ظلم کے ساتھ کھڑے ہونے اور ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

دنیا کو دہشت گردی کا جائزہ لینا چاہئے لہٰذا دہشت گردی کی عدم حمایت اور غاصبین کی مخالفت کرنا چاہیے جو لوگ حقوق کے پردہ میں بری الذمہ لوگوں پر بھی ہاتھ ڈالتے ہیں انہیں عوامی حمایت اور رحم دلی کی بھیک مانگے نہیں ملتی۔

ابھی تک دہشت گردی کی صحیح تعریف کا انتظار ہے بعدازاں دہشت گردوں کیلئے عالمی قوانین وضع کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ دہشت گردی کی متفق علیہ تعریف کا نہ ہونا قطعی سزا میں رکاوٹ ہے۔ اقوام متحدہ کو اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے اور کسی دباؤ و دھونس کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس پر اتفاق تک پہنچنا چاہیے۔ تا کہ جگہ جگہ ناجائز اجارہ داری کو لگام دے کر امن کی ضمانت فراہم ہو سکے جبکہ سپر طاقتیں عموماً اپنے مفادات کی خاطر ابھی تک اکثر نسل کشی کرنے والے درندوں اور غاصبانہ قبضہ جمانے والے ملکوں کی سرپرستی سے ہاتھ نہیں کھینچ پائے۔

[illegible]

کئی دہائیوں سے اسلامی ممالک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہیں لاکھوں کی تعداد میں آدمی قتل اور زخمی ہو چکے ہیں کسی اور آفت سے اتنی بڑی تعداد متاثر نہیں ہوئی عراق، شام، افغانستان، پاکستان، نجیریا، لیبیا، کشمیر، برما، بوسنیا، یمن وغیرہ اس سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اسلامی مالک پر ذمہ داری ہے کہ اس...... روکیں اور امن کی فضا بحال کریں تا کہ لوگ امن سے زندگی بسر کر سکیں آج تک اگر کہیں دہشت گردی پر قابو پایا گیا ہے تو وہ طاقت کے زور پر فقط نہ کہ اس کا حل تلاش کر کے امن بحال ہوا ہے۔

ذیل میں دہشت گردی کے بالاختصار اسباب اور اس کا حل پیش کیا جاتا ہے۔

[illegible]

دہشت گردی صرف غاصبانہ قبضہ اور ظلم و تعدی روا رکھنے سے جنم نہیں لیتی بلکہ اس کے

ساتھ ساتھ معاشی، فکری اور الگ نقطہ نظر بھی اس کے اسباب ہیں۔

عالم اسلام میں خصوصاً تکفیری سوچ اس کا سبب ہے جسے اغیار نے آہستہ آہستہ نوجوان نسل میں زہر کی طرح اتارا ہے جبکہ یہ تکفیری سوچ اسلام کی سلیم تعلیمات سے دور ہے۔

اسے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام 1439 سالوں سے دنیا پر سایہ فگن ہے کائنات کے رحیم و رحمان مالک نے اسے رحمۃ اللعالمین کے توسط سے دنیا پر نازل فرمایا جس کی مکمل تصویر قرآن وسنت کی صورت موجود ہے۔

اسلام ایک صاف شفاف پانی کی مثل اپنی تعلیمات قول وعمل کی صورت پیش کر چکا ہے بعض سیاسی جماعتوں یا گروہ بندیوں یا شخصی مفادات کی چند مثالیں جن میں اپنی اغراض کیلئے اسے دھندلایا گیا اور ذاتی مفادات کیلئے اسلام کا نام استعمال ہوا ورنہ اس کی انسانی دوستی اور پسے طبقات کی عزت افزائی پر انگلی اٹھانا ممکن نہیں رہا۔

جس قدر رکاوٹیں، آفتیں آزمائشیں اور آندھیاں دین اسلام پر آئی ہیں دیگر ادیان اس کا عشر عشیر بھی نہیں مبتلا ہوئے بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محفوظ فرمایا "انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون"

صاف شفاف صحیح سالم دین اسلام قیامت تک باقی رہے گا یہ تاریکیاں چھٹتی رہیں گی اسے اندرونی باطل اغراض اور نہ بیرونی آندھیاں زیر کر سکیں گی جن سے اسے مسلسل خلافت راشدہ کے اختتام سے واسطہ پڑ رہا ہے۔

حیرت اس بات پر ہے کہ یہ ماضی میں اٹھنے والے فتنے آج پھر کیسے سر اٹھانے لگے ہیں؟ صدیوں تک یہ افکار کیسے دبی رہیں یہ تحریکیں جو غلو، عقل و دانش کی دشمن اسلامی معتدل تصور کی مخالف بلکہ فطرت اسلام کے منافی خیالات ان کا سرمایہ افتخار تھا اور ہے کیسے ماضی اور حال ان کا برابر ثابت ہو رہا ہے۔

[illegible]

اکثریت کی جہالت اور خواص کی کنارہ کشی اور پھر ان غیر معتدل قوتوں کا عامۃ الناس

پر بنام دین غلبہ وتسلط‘اس تشدد پسندی کو عوام میں جز دوین کے طور پر پیش کرنا‘ یہ فکر وعقل سے پیدل لوگ اسلام کا امتیازی وصف قرار دیگر اسے دیگر تمام ادیان سے الگ سا دین جس کے مقاصد ہی شدت میں پنہاں ہیں پیش کرتے رہے۔

اس کا ردعمل مسلم امۃ کو عموما اور اقلیات کو خصوصا بڑا بھیانک صورت میں برداشت کرنا پڑا ہے۔

کتنے ہی ایسے گروہ امت میں موجود ہیں جو عوام کو یہی باور کراتے ہیں کہ وہ اسلام کے حقیقی واصل نمائندے اور ذمہ داران ہیں لیکن پھر ان کے اعمال وکردار انکے جھوٹ کی قلعی کھولتے رہتے ہیں اور انہیں روسیا بناتے ہیں۔

ان گروہوں نے بات کہاں تک بگاڑ دی ہے گمراہی اور عناد ودشمنی سے پر یہ فرقے اپنے مخالفین کو ڈراتے دھمکاتے بلکہ قتل سے بھی گریز نہیں کرتے دین کے نام پر جان ومال غیر محفوظ بنا رہے ہیں۔

یہ ناپسندیدہ صورت معاشروں میں نئی پود کی صورت جڑیں مضبوط کر رہی ہے اس پر مزید خرابی تب بڑھ جاتی ہے جب کسی جگہ عدل وانصاف فروخت ہو اور ظلم رواج پذیر ہو جائے۔ اس کے سدباب کیلئے ایک جامع اصلاحی تحریک کی ضرورت ہے۔ جو اس دین میں داخل کئے گئے غلط افکار کو الگ کرے خواہ اس کیلئے کتنی ہی محنت ووقت درکار ہو۔

[illegible]

مغرب کا عالم اسلام سے متعلق پلان اور سیاسی نقطہ نظر انوکھا ہے اسے وہ ایک پسماندہ غیر ترقی یافتہ‘ مغرب کے افکار وخیالات کے متضاد ومخالف عقائد کا حامل خطہ سمجھے ہے چنانچہ مغرب اس کے پیش نظر اپنے اہداف کا تعین کرتا ہے جس میں اقتصادی‘ نفسیاتی سیاسی انداز کے علاوہ مسلح قوت استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ مغرب اسلام کو مسیحیت کا مخالفت نظریہ سمجھتا ہے اپنے بنیادی ڈھانچہ کا اسلام کو دشمن خیال کرتا ہے جلتی پر تیل کچھ تشدد پسند تحریکوں نے بھی پھینکا ہے جس کی صورت بالاخر دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نعرہ سامنے آیا عالم اسلام میں واقع زمینی خزائن‘

اسرائیل کا تحفظ' اسلامی ممالک کی مغرب نواز پالیسیوں کا تسلسل ان کے اغراض میں شامل ہے جس کیلئے اسلامی ممالک کو باہم دست وگریبان رکھنا ان کی بری شہرت کو ہوا دینا اور دفاعی طور پر کمزور رکھنا پالیسی کا حصہ ہے۔

مغرب کا یہ غیر علانیہ ماسٹر پلان ہے جس کی تنفید میں وقتی تقاضوں سے تبدیلی تو آ سکتی ہے مگر اصل مقاصد اوجھل نہیں ہوتے۔

ہر نئی بننے والی حکومت کو یہ مغربی پلان ایجنسیوں کی طرف سے تھمایا جاتا ہے جسے مکمل کرنا ان کی ذمہ داری قرار پاتا ہے۔

[illegible]

(1) امت مسلمہ کے کھلم کھلے دشمنوں کی حمایت۔

(2) مسلمانوں کے حقوق کی پامالی کر کے ان پر صریح ظلم کی تائید۔

(3) اسلامی ممالک سے متعلق ڈبل پالیسی۔

(4) امت اسلامیہ میں ٹال مٹول سے کام لینا کہ مخالفین کو وقت مل جائے۔

(5) امت اسلامیہ کی بنیادوں کو کمزور کرنے کیلئے طویل المدت پالیسیاں۔

(6) امت اسلامیہ کے صریح حقوق میں فرقہ واریت اور باہم جھگڑوں کو ہوا دینا۔

کچھ ایسے مسائل ہیں جو ہمہ وقت اضطراب پریشانی' داخلی انتشار اور رستے ہوئے خون کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

مثلاً عراق' شام' لبنان' یمن' لیبیا' افغانستان' مصر ان میں سرفہرست ہیں جبکہ کشمیر اراکان اور فلسطین میں ہونے والی نسل کشی تو انسانیت کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔

اسلام دشمن قوتیں ہمیشہ ان عالمی انسانی مسائل میں منفی رویہ اختیار کرتی ہیں

اور یہ اچانک بننے والے انسانی بلیک ہول نہیں ہیں ان کے لیے متعدد خفیہ اور علانیہ معاہدے اور ملاقاتیں ہوتی ہیں

انہیں ظلم کدھوں کا ردعمل کئی تشدد پسند تحریکوں کو جنم دیتا ہے۔ جن کو دلیل وشہادت بنا کر

انسانیت سے مزید ہولی کھیل جاتی ہے......

اور یوں اسلامی ممالک پر خونخوار پنجے گہرائی میں اترتے رہتے ہیں کتنی ہی شدت پسند جماعتیں ہیں جنہیں مغرب خود پالتا ہے اور پھر شکاری بن کر خود ظالم و مظلوم کو دبوچ لیتا ہے۔

عالمی حالات پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ مغرب خصوصاً امریکہ نے شدت پسندی پر قابو کے بہانے عراق پر چڑھائی کی مگر وہاں جنگ کے جواز کی کوئی معقول وجہ نہ مل سکی جبکہ اس کا مقصد صرف اور صرف اسرائیل کا تحفظ بلکہ راہ ہموار کرنا تھا۔

9/11 نے عالمی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں جس کی تپش آج بھی دنیا محسوس کر رہی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اس سے ایک نہ ختم ہونے والی جنگ جاری ہے اور توقع سے کئی گنا زیادہ اس پر ردعمل ہو رہا ہے۔

مظلوم و مقہور فلسطین عوام' بے گناہ افغانی اور عراقی 'مظلوم کے بجائے ظالم قرار دیئے گئے۔ اسرائیل دہشت گردی کو جواز فراہم کیا گیا۔

امریکہ خصوصاً اور مغرب عموماً اسلامی فوبیا کا شکار ہو گیا ہے۔

ان کے مزید ٹکڑے ہو رہے ہیں جدید ٹیکنالوجی پر پہرے لگے ہیں۔

اسلامی فوبیا بغض اسلام اور مسلم دشمنی اور اس سے اظہار ناپسندیدگی اور اسلام و مسلمان کے خلاف جگہ جگہ قانون سازی عام عوام اور مسلمان عوام کے متعلق اظہار آزادی جیسے ان کے نیشنل قوانین میں دورخی مسلمانوں کو تشدد پسند قرار دے کر ان کی آزادی و عزت و وقار سلب کرنا ان کے خلاف تشدد کو درست قرار دینا یہ دنیا اور خصوصاً مغرب کی پالیسی کا حصہ بن چکا ہے۔

اسے اگرچہ مکتوب دستور کا حصہ تو نہیں بنایا گیا لیکن عملاً اس کے مطابق معاملہ ہو رہا ہے۔ امریکہ خصوصاً 11 ستمبر...... کے بعد تو اسلامی فوبیا کا شکار ہو کر اس ظلم میں تمام سابقہ ریکارڈ توڑ رہا ہے۔ اور ہر چیز کے منفی اثرات کی طرح اس کا بھی یقیناً ردعمل ہونا منطقی معاملہ ہے خصوصاً وہ لوگ جو وقتی طور پر یا عرصہ دراز سے مغرب میں قیام پذیر ہیں اس تعلق نے عالم اسلام اور دیگر

ممالک کے تعلقات پر بھی گہرا اثر چھوڑا ہے اب کچھ اسلامی تنظیمات کا تشدد پسندانہ رویہ اور مغرب ودیگر اسلامی فوبیا کے شکار گروہ وممالک دونوں طرف سے ان حالات کے برابر شریک ہیں ہاں طرفین کے طرق تشدد میں تفاوت ممکن ہے کہ ہر ایک کے اپنے اپنے ظروف واحوال ہیں

امریکی پارلیمنٹ نے 2007-10-12 رمضان المبارک 1428ھ کی آمد پر درج ذیل قرارداد پیش کر کے حقائق کا اعتراف کیا کہ

ہمیں اعتراف ہے کہ اسلام دنیا کے بڑے بڑے ادیان میں سے ایک ہے۔(اگرچہ آسمانی ادیان سے نہیں کہا)

حکومت امریکی مسلمانوں کو خصوصاً اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو عموماً آمد رمضان المبارک پر دلی جذبات اور تعاون کا وعدہ کرتی ہے۔

امریکی حکومت مسلمانوں کے خلاف خصوصاً اور دنیا میں پائے جانے والے مسلمانوں کیلئے عموماً تعصب، سختی اور ظلم وتعدی کی مذمت کرتی ہے۔

اسلام کی غلط تعبیر پیش کرنے والی اسلامی جماعتوں کے خلاف عالم اسلام کی اکثریت کے رجحانات امن پسندی اور دہشت گردی کی نفی کے جذبات کی حکومت امریکہ تائید کرتی ہے۔

یہ اور اس طرح کی دیگر قراردادیں امریکی مسلمانوں کیلئے ایک نوید مسرت تھی لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا واقعی عملا عالم اسلام کے خلاف پائی جانے والی ناپسندیدگی' دوغلی پالیسی اور ادیان عالم میں اسلام

اسلام کے حاملین سے معاندانہ رویہ ترک کر کے ان کو بھی عدل وانصاف برابری سطح پر میسر ہوگا۔

عالم اسلام امریکہ اور مغرب کی سیاسی پالیسی میں آزادی مذہب اور عدل و انصاف میں برابری کا منتظر ہے۔ عملی اقدام کے بغیر یہ دعوے دشمنی وعناد کی خلیج مزید

وسیع کرتے رہیں گے۔

قصہ مختصر

بعض اسلامی احکام کی غلط تعبیر اور کچھ غالی قسم کے لوگوں کا تشدد پسندانہ رویہ اسلام کی تصویر نہیں ہے۔ کچھ اسلامی ممالک میں مضطرب حالات ظلم کی اجارہ داری' عدل و انصاف کا فقدان اور مغرب کا عملاً عالم اسلام سے متعلق ظلم پر مبنی رویہ تشدد پسندی کا محرک ہے جس نے بالاخر عالم اسلام کے وجود کو خطرے سے دوچار کر کے عامۃ الناس میں اسلام کی غلط تصویر پیش کی ہے۔

مغرب کی منفی سیاسی پالیسیاں جنہیں وہ اپنے گوناگوں مقاصد کیلئے استعمال کرتا ہے اور اس کے حصول کے لئے ہر حربہ استعمال ہوتا ہے

اسلامی دنیا میں شدت پسند تحریکیں بھی اس کا ایک مظہر ہیں جن کو مغرب اپنے منصوبوں کیلئے استعمال کرتا ہے شدت پسندی کے خاتمہ کو بہانہ بنا کر اسلامی ممالک کی داخلی سیاست اور دیگر معاملات میں بالواسطہ و بلاواسطہ دخل انگیزی کرتا ہے اور اس تمام کارروائی میں اس کے پیش نظر اپنے اہداف و اغراض ہوتے ہیں جن کو کبھی پوشید اور کبھی علانیہ بیان کر دیا جاتا ہے بلکہ اہداف کا پیچھا کرتے وقت ظالم یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہاں شدت پسندی کے مظاہر ہیں بھی یا نہیں بلکہ مقاصد کی تکمیل کیلئے اندھادھند قوت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

امت مسلمۃ کو اس بندگلی سے نکلنے کیلئے گھر کی خبر لیتے ہوئے وسیع تر تحریک اصلاح کا بندوبست کرنا چاہیے جس میں علماء اور اسلامی سکالر اور مخلص حضرات اسلام کے دامن پر لگے غیر اسلامی غیر اخلاقی دھبے صاف کریں تکفیری فکر اور شذوذ سے صحیح اسلامی رونق و جمال کو سامنے لائیں پھر امت کے اسباب غلامی اور تخلف کا جائزہ لے کر نشاۃ ثانیہ کی سوچ پیدا کریں باہمی تعاون پہلو بہلو کھڑے ہونے کا اسلامی جذبہ ابھاریں جس میں مسلمانوں کی خصوصاً اور انسانیت کی عموماً خیر خواہی ہو۔ واللہ ولی توفیق واسداد

☆......☆......☆